کارگاوِرال۔

کارگاوِرال کے ٹیسٹ ایڈز کے اُن نمبروں کو ظاہر کرتے ہیں جو خون میں ہوتے ہیں۔ کارگاوِرال کے ٹیسٹ ظاہر ہوتا ہے کہ جسم میں کتنے ملی لیٹرا ے آراین یعنی ایڈز ہے۔ عام طور پر اگر جسم میں دس ہزار سے کم کاپیاں ہوں تو اِسے کہا جاتا ہے کہ کارگاوِرال کا لیول کم ہے اور اگر اِن کی تعداد پچاس ہزار یا اس سے زیادہ ہو تو اُس کو کہا جاتا ہے کہ کارگاوِرال ہائی ہے۔

ہر ٹیسٹ کی ایک لمٹ ہوتی ہے اگر وہ ایک خاص لمٹ سے کم ہو تو ایڈز کا خطرہ نہیں ہوتا جو لمٹ کم سے کم تصور کی جاتی تھی ماضی میں وہ چار سو سے پانچ سو تک تھی) کچھ سنٹر ابھی بھی یہی طریقہ استعمال کر رہے ہیں) جب کہ عام طور پر اب جو طریقہ استعمال ہو رہا ہے ہو ایک عام سا ٹیسٹ ہے جسے الٹرا سنسیٹیو ! کہا جاتا ہے جو ایک لمٹ تک ہوتا ہے۔ جو بھی ٹیسٹ اِس لمٹ سے کم ہوگا اُسے کا گاوِرال کہا جائے گا جس کا مطلب ہے کہ ایڈز کا جراثیم ڈھونڈنا مشکل ہے مگر اِس کا مطلب یہ نہیں کہ ایڈز کا جراثیم نہیں ہے یہ جراثیم صفر سے لیکر اُنچاس تک کی لمٹ میں بھی ہو سکتا ہے۔

اور اگر حقیقت میں آپ کو انفیکشن ہے یا آپ کو تھوڑے عرصے حفاظتی ٹیکے لگے ہیں اِس صورت میں بھی آپ کو کارگاوِرال ہو سکتا ہے۔ اِس لیئے بہتر ہے کہ دو مہینے کے عرصے تک اِسے چھوڑ دیں اور پھر دوبارہ اِس کا ٹیسٹ کروائیں۔

آج کے دور میں کارگاوِرال کے ٹیسٹ بلکل برابر ہیں ایڈز معلوم کرنے کیلیئے آفریقہ میں اور ایشیاء میں۔

بالوراندو پرونوسٹیکو۔

اگر آپ ایڈز کے خلاف گولیاں نہیں کھا رہے ہیں تو کا گاوِرال کا ٹیسٹ کسی بھی قریبی سنٹر یا ہسپتال میں ہو سکتا ہے۔ وہ لوگ جن کو بلکل اِس جیسی بیماری یعنی CD 4 ہے صرف اُن لوگوں کو کارگاوِرال بہت زیادہ ہو سکتا ہے اور اُن کے اندر یہ بیماری بہت جلد پھیلتی ہے۔

کارگاوِرال وقت کے ساتھ تبدیل ہوتے ہیں بلکل اِسی طرح جیسے CD 4 کے علامات آپ کو بتاتی ہیں کہ آپ کو ایڈز کے خلاف علاج شروع کرنا ہے یا نہیں۔

grupo de trabajo sobre tratamientos del VIH
e-mail: contact@gtt-vih.org
website: www.gtt-vih.org

POR FAVOR, FOTOCÓPIALO Y HAZLO CIRCULAR

Generalitat de Catalunya Departament de Salut
ACSAR associació catalana de solidaritat i ajuda als refugiats
Institut Català de la Salut Direcció d'Atenció Primària Ciutat -Vella Unitat de Malalties Tropicals, Importades i Vacunació Internacional
Adaptación de nam www.aidsmap.com
MINISTERIO DE SANIDAD Y CONSUMO
SECRETARÍA GENERAL DEL PLAN NACIONAL SOBRE EL SIDA

اپنے علاج کا خیال رکھنا۔

علاج میں پرہیز بھی ایڈز کے خلاف کارگاوِرال کو کم کرنے میں مدد دیتا ہے۔علاج شروع کرنے سے پہلے یا پھر ڈاکٹر کو تبدیل کرنے سے پہلے بہتر ہوگا کہ آپ اپنا کارگاوِرال کا ٹیسٹ کروالیں جو کہ آپ کی بیماری کی ہیں بتائے گا اور ایک مہینے کے اندر دوسرا ٹیسٹ کروائیں پہلے اوردوسرے ٹیسٹ کے فرق سے معلوم ہوجائے گا کہ ایڈز کے خلاف آپ کے جسم میں کیا فرق آیا ہے اِس تھوڑے سے عرصے میں۔

دوائیاں شروع کرنے کے بعد اِس سے اگلا ٹیسٹ ضرور کروانا ہے مگر بارہ ہفتے کے بعد جب آپ نئی دوائیاں شروع کریں اور پھر ہر بارہ ہفتے کے بعد ٹیسٹ کروانا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اِس کے علاوہ بھی کبھی کبھار آپ کو دوسرے ٹیسٹ بھی کروانے پڑیں مثال کے طور پر اگر علامات ظاہر ہونی شروع ہوجائیں۔ کچھ لوگوں کے لیئے یہ دوائیاں اُن کے کارگاوِرال کو کم کرنے میں مدد دیتی ہیں اگر آپ کا کارگاوِرال معلوم نہ ہوسکے۔ اور اُن لوگوں کے لیئے بھی جن کو CD 4 ہے یا اُن لوگوں کے لیئے جن کے ایڈز کے خلاف دوائی پہلے ہی استعمال کی ہو اگر آپ کا کارگاوِرال معلوم نہیں کیا جاسکتا تو بہت کم چانس ہیں کہ آپ کے جسم میں ایڈز کا جراثیم ہو مگر بہت بہتر ہوگا کہ شروع کی دوائی سے ہی کاگاوِرال کا لیول پچاس کاپیوں سے کم ہوجائے اور چوبیس ہفتوں کے ختم ہونے تک علاج شروع کرنے کے بعد خون کے ٹیسٹ کے علاوہ روٹین کے ٹیسٹ بھی کارگاوِرال کا لیوں اور ہمارے جسم کے سیلز کے بارے میں بتاتا ہے یا پھر ہمارے جسم میں مختلف تبدیلیاں ہماری دماغی حالت اور دوسری تبدیلیاں اگر ہمارے جسم میں ہوئی ہوں ایڈز کے خلاف دوائی کھانے سے۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ ایڈز کا جراثیم ہمارے جسم میں پھیل سکتا ہے باوجود اِس کہ، کہ یہ کسی بھی ٹیسٹ میں نہ آئے۔

اگر آپ اپنی دوائی ایڈز کے خلاف ٹھیک طریقے سے کھارہے ہیں مگر آپ کا کارگاوِرال پھر سے بڑھنا شروع ہوجاتا ہے یقینی طور پر دوائی کی وجہ بھی ہوسکتی ہے۔ ڈاکٹر حضرات اِس چیز کو نہیں تسلیم کرتے کہ دوائی کو اتنی جلدی تبدیل کردینا چاہیئے اگر آپ کا کارگاوِرال بڑھنا شروع ہو جائے۔ مگر کچھ بحث کرتے ہیں کہ دوائیاں کھانے کے دوران کارگاوِرال کو ہمیشہ کنٹرول میں ہونا چاہیئے جس کی وجہ سے کوئی خطرہ بھی نہ ہو۔ مگر کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ دوائی کے ساتھ ساتھ یہ بھی بہت ضروری ہے کہ مریض کے ساتھ محبت اور پیار سے پیش آیا جائے اور اُن کی دوائی فوری طور پر تبدیل کردی جائے اگر وہ اپنی دوائی سے متفق نہ ہو جب تک وہ دماغی طور پر مطمئن نہ ہو جائے۔

gtt grupo de trabajo sobre tratamientos del VIH
e-mail: contact@gtt-vih.org
website: www.gtt-vih.org

Generalitat de Catalunya Departament de Salut
ACSAR associació catalana de solidaritat i ajuda als refugiats
Institut Català de la Salut Direcció d'Atenció Primària Ciutat -Vella Unitat de Malalties Tropicals, Importades i Vacunació Internacional
Adaptación de nam www.aidsmap.com
MINISTERIO DE SANIDAD Y CONSUMO
SECRETARÍA GENERAL DEL PLAN NACIONAL SOBRE EL SIDA